113761 ـ خاوند اور بیوی کے بیڈ روم میں کسی مرد یا عورت کا داخل ہونا

سوال

میں یہ معلوم کرنا چاہتی ہوں کہ آیا نئی نئی شادی کرنے والے خاوند اور بیوی کے لیے اپنے بیڈ روم میں سونے کے لیے کسی شخص کو اجازت دینا جائز ہے یا نہیں ؟
مثلا میری غیر موجودگی میں میری ساس میرے بستر پر سوتی ہے، مجھے علم ہوا کہ ایسا کرنے سے خاوند اور بیوی کے مابین اختلافات پیدا کرتا ہے، برائے مہربانی اس سلسلہ میں میری معاونت فرمائیں، کیونکہ یہ چیز روزانہ میرے ذہن میں رہتی ہے، اور میں اپنے خاوند کے ساتھ چھوٹی چھوٹی مشکلات کا شکار رہتی ہوں، کیونکہ میری ساس مجھے اکثر پریشان کرتی رہتی ہے.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

بلاشك و شبہ خاوند اور بیوی کا بیڈ روم خاص خصوصیت کا حامل ہے، اور یہ عورت کا حصن حصین اور قلع ہے جو اس کے گھر میں واقع ہے، اور اس کے خاص چھپنے کی جگہ ہے جہاں وہ اپنا لباس اتارتی ہے، اور اپنے خاوند سے خلوت کرتی ہے، اور یہ کام وہ اس جگہ کے علاوہ کہیں اور نہیں کر سکتی.

اور اس خصوصیت کی اس سے اور بھی تاکید ہوتی ہے کہ بیوی اپنا مخصوص لباس یہی ظاہر کرتی ہے، اور اسی طرح اس کے بناؤ سنگھار کی اشیاء بھی یہیں ہوتی ہیں، اور اسی طرح خاوند اور بیوی کی معاشرت کے متعلقہ امور بھی یہیں ہوتے ہیں جن پر کسی شخص کو مطلع ہونا نہیں چاہیے، اور یہ ازدواجی تعلقات ایك خاص خصوصیت کے حامل ہوتے ہیں.

جو کچھ ہم بیان کر چکے ہیں اصل اصیل تو یہی ہے، اور کسی شخص کو بھی ابتداءا اس کی مخالفت نہیں کرنی چاہیے لیکن اگر کوئی مخصوص حالات پیدا ہو جائیں جس کی بنا پر کسی قریبی رشتہ دار کو اس قلعہ میں داخل ہونے کی اجازت دینا پڑے، یعنی گھر کی تنگی کی بنا پر، یا پھر کسی ضرورت کی وجہ سے کسی عورت کو وہاں سونے

کے لیے اجازت دینی پڑے تو کوئی حرج کی بات نہیں کیونکہ باقی گھر کی بجائے یہ جگہ زیادہ ستر والی ہے، اور یہ اجازت بھی درج ذیل شروط کے ساتھ ہو:

اول:

اس کے لیے شدید قسم کی ضرورت پیش آ جائے.

دوم:

خاوند اور بیوی کا شاٹ لباس ظاہر نہ کیا گیا ہو، اور اسی طرح وہ اشیاء جنہیں عام طور پرظاہر کرنے میں شرم محسوس کی جا تی ہو.

سوم:

جسے اجازت دی جا رہی ہے وہ بااعتماد اور قابل بھروسہ شخص ہو کہ کہیں وہ بیڈ روم کی مخصوص اشیاء کے ساتھ کھیلواڑ نہ کرے، یا پھر اس کی حالت دوسرے لوگوں کو نہ بتاتا پھرے.

چہارم:

خاوند یہاں داخل ہونے کی اجازت دے، اور اگر وہ منع کر دے تو پھر اس کی بات مانتے ہوئے وہاں کسی کو نہ داخل ہونے دیا جائے، اور مخالف نہ کی جائے.

اور اسی طرح اگر بیوی ناپسند کرتی ہو تو خاوند کو بھی چاہیے کہ اپنی بیوی کے بیڈروم میں کسی کو داخل نہ کرے لیکن اگر اسے مجبوری ہو اور وہ داخل ہونے والا قابل اعتماد ہو مثلا اس کی والدہ یا بہن وغیرہ، اور خاوند کو چاہیے کہ وہ بیوی سے اجازت لے تا کہ اس کا دل راضی ہو جائے اور اسے ٹھیس نہ پہنچے.

بہر حال ہم نے جو شروط بیان کی ہیں یہ اجتہادی امور ہیں، اس سے اپنی بیوی کے گھر کی خصوصیت کی حفاظت ہے، اور ازدواجی تعلقات کا خیال کرنا مراد ہے، اور اسے کھیل و تماشہ سے محفوظ کرنا اور بےپردگی سے بچانا ہے، اور راز داری کو قائم رکھنا مقصود ہے.

امام مسلم رحمہ اللہ نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا:

" عورتوں کے بارہ میں اللہ کا تقوی اختیار کرو، کیونکہ انہیں تم نے اللہ کی امان سے حاصل کیا ہے، اور ان کی شرمگاہوں کو اللہ کے کلمہ کے ساتھ حلال کیا ہے، اور ان عورتوں پر تمہارا حق ہے کہ جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے بستر پر مت بیٹھے، اور اگر وہ ایسا کرتی ہیں تو پھر تم انہیں ہلکی سے مار مارو "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1218).

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کے حقوق بھی بیان کیے ہیں، اور جو حقوق ان پر ہیں وہ بھی بیان فرمائے لہذا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" ان عورتوں پر تمہارا حق ہے کہ جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے بستر پر مت بیٹھے "

یعنی وہ اپنی سونے والے بستر پر کسی کو داخل نہ ہونے دیں، کہ آپ ناپسند کرتے ہوں کہ وہ تمہارے بستر پر بیٹھے، واللہ اعلم لگتا ہے یہ ضرب المثل ہے، اور معنی یہ ہے کہ: جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ اس کی عزت و تکریم نہ کریں.

یہ تمہاری مخالفت ہے کہ جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ اسے بستر پر بٹھا کر یا اسے کھانا پیش کر کے یا کسی اور طرح ان کی عزت و تکریم کریں " انتہی

دیکھیں: شرح ریاض الصالحین (3 / 126).

دوم:

رہا یہ اعتقاد رکھنے کا مسئلہ کہ اگر کوئی شخص ازدواجی بستر پر سوئے تو اس سے خاوند اور بیوی کے مابین مشکلات پیدا ہوتی ہیں یہ جاہلیت کا اعتقاد اور خرافت ہے، کسی بھی مسلمان شخص کو ایسا اعتقاد اختیار کرنے سے دور رہنا چاہیے کیونکہ شریعت اسلامیہ میں اس کی تائید میں کوئی دلیل نہیں ملتی، اور فی الواقع اس کی تصدیق نہیں ہوتی.

سوم:

آپ كے خاوند اور ساس كے ساتھ مشكلات كے بارہ ميں عرض ہے كہ:

يہاں حكمت سے معاملات كو حل كرنے كى ضرورت ہے كہ آپ حسن تصرف اختيار كريں، اور اپنى ساس سے محبت و مودت قائم كر كے اپنے خاوند كى رضا و خوشى حاصل كرنے كى كوشش كريں، اور حسن تعامل كر كے اپنى ساس كى محبت و الفت كرنے كى كوشش كريں، اور اس كے اسے كوئى نہ كوئى چيز بطور ہديہ اور تحفہ ديں، اور اس سے اچھى كلام كريں كيونكہ اچھى بات اور حسن تصرف دونوں ايسى چيزيں ہيں جو ايك آزاد شخص كو بھى غلام بنا ديتى ہيں.

اور اپنى ساس كا آپ كو پريشان كرنے كو آپ صبر و تحمل سے برداشت كرتے ہوئے اللہ سبحانہ و تعالى سے اجروثواب كى نيت ركھيں، اور اپنے خاوند كى خوشى كے ليے اسے برداشت كر ليں، اميد ہے كہ اللہ سبحانہ و تعالى آپ اور آپ كى ساس كے مابين محبت و مودت اور الفت پيدا كر دےگا اور اپنے خاوند كے حقوق كى ادائيگى ميں اللہ سبحانہ و تعالى سے مدد و تعاون طلب كريں، اور تكليف برداشت كر كے صبر سے كام ليں، اور تنگى كے بعد آسانى اور تنگى كے بعد خوشى كا انتظار كريں.

ساس سے محبت نہ ہونے كے اسباب اور ساس اور بہو كے مابين پيدا ہونے والى مشكلات اور ان كا حل اور علاج معلوم كرنے كے ليے آپ سوال نمبر (84036) كے جواب كا مطالعہ كريں.

واللہ اعلم .